بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible] عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۳۴ | ۷ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش | ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ | ۷ نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۵۹

1014

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حضور نے نماز عید کل باغ حضرت ام المومنین میں پڑھائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

عطاء اللہ صاحب کاتب محلہ دار البرکات نے آج بعد نماز مغرب اپنے لڑکے ضیاء اللہ کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے اور دعا کی۔

افسوس مکرم شیخ عبد الحمید صاحب شرما کی بچی اور ایڈیٹر الفضل کی نواسی آج فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاد جاری ہے

[...] اشاعت یکم نومبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۲ پر ادارہ کی طرف سے ایک نوٹ مندرجہ عنوان کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ یہ عنوان آپ نے معاصر لیڈر الہ آباد سے نقل کیا ہے۔ جو اس نے "فساد نواکھلی کی خبروں کے سلسلہ میں ایک خبر پر جمایا ہے"۔ رائے زنی کرتے ہوئے کوثر رقمطراز ہے کہ

"دوسرے لفظوں میں یہ تمام اعمال شنیعہ جو انسانیت کی پیشانی کے لئے تاریک ترین اور سیاہ ترین داغ ہیں۔ "جہاد" ہیں جن میں ضلع نواکھلی کے مسلمان مصروف ہیں۔ اور اسلام کی تعلیمات میں جس جہاد کا ذکر ہے۔ اس کا پروگرام وہی ہے۔ جو چاندپور کے نواح میں خبر رساں ایجنسیوں کے قول کے مطابق جاری ہے"

اس کے بعد لکھا ہے کہ

"جو شخص اسلام کی تعلیمات سے تھوڑا بہت بھی واقف ہے۔ وہ جہاد کو اتنا غلط بلکہ قبیح مفہوم دینے کے خلاف شدید احتجاج کرے گا۔ یہ مسلمانوں ہی سے نہیں بلکہ اسلام سے شدید بے انصافی ہے۔ نہ مسلمان ان اعمال بد کو جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے۔ "جہاد" سمجھتے ہیں۔ اور نہ اسلام کی تعلیمات ان کو جہاد کہتی ہیں"

ہم "کوثر" کی داد دیتے ہیں کہ اس نے اس صداقت کے اظہار میں جرأت دکھائی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مسلمانوں ہی سے نہیں بلکہ اسلام سے یہ شدید بے انصافی کیوں ہو رہی ہے۔ کیوں تمام غیر مسلم اقوام آج ہی نہیں۔ بلکہ کئی سالوں سے یہ اتہام مسلمانوں اور اسلام کی تعلیمات پر باندھتی چلی آئی ہیں۔ کیا تمام کا تمام قصور غیر مسلم اقوام کا ہی ہے۔ یا اس میں مسلمانوں کے اپنے اعمال کا بھی کوئی دخل ہے۔ عوام کو چھوڑ دیجئے۔ ان سے جو کچھ سرزد ہوتا ہے۔ وہ اس ذہنیت کی بناء پر ہوتا ہے جو ذہنیت علمائے اسلام نے تعلیم و تربیت سے ان کی بنا دی ہوئی ہے۔ ہم کو تو دیکھنا یہ ہے کہ عیسائیوں اور ہندوؤں کو مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات پر الزام لگانے کا موقعہ کس طرح ملا۔

سچی بات تو یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے اختتام پر ہی "جہاد" کو "جہاد بالسیف" کے نہایت ہی محدود معنی کا لباس پہنا دیا گیا۔ اس میں شائد اللہ تعالےٰ کی کوئی حکمت مخفی ہو۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ علمائے اسلام نے "آیت السیف" سے تمام ان آیات کلام اللہ کو منسوخ قرار دے دیا۔ جن میں رواداری اور نرمی کی تعلیم تھی۔ ایسی منسوخ شدہ آیات کی تعداد سینکڑوں تک پہونچ گئی ہے۔ سب سے پہلی آیت جو "آیت السیف" سے منسوخ قرار دی گئی ہے وہ لا اکراہ فی الدین والی آیت ہے۔ اور دوسری آیت لکم دینکم ولی دین ہے۔

درباری علماء نے سوء نے جن کا پیشہ بادشاہوں اور حکام کو خوش رکھنا تھا۔ اس بات کو بہت طول دیا۔ اور اپنے آقاؤں کی خوشامد کے لئے ان کے ہر استبدادی اور ظلم و ستم کے فعل کو جہاد کے نام سے منسوب کیا۔ ظاہر ہے کہ عوام کے مذہبی جذبات کو بھڑکا کر جس آسانی سے حکام اپنا کام نکال سکتے ہیں۔ دوسرے ذرائع سے ایسا ہونا ممکن نہیں۔ یہ تو خیر اس زمانہ کی باتیں ہیں جب مسلمان دنیا کے آقا تھے۔ اب تو وہ بات ہی نہیں رہی مگر حیرت ہے کہ اس زمانے میں بھی مسلمان علماء نے "جہاد بالسیف" کے محدود ترین معنی لینے میں اسی ذہنیت سے کام لیا ہے۔ اور قرآن کریم کے صریح احکام کو یا تو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور یا پھر ان کی ایسی تاویلیں کی ہیں۔ کہ جو اس پرانی ذہنیت ہی کی تائید کرتی ہیں۔ چنانچہ مولوی مودودی صاحب اپنی کتاب الجہاد فی الاسلام میں آیت الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر (۲۲: ۴۰) پر عجیب و غریب اور پیچ در پیچ استدلال کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

"یہ وہ دوسرا مقصد عظیم و جلیل ہے جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے نیک بندوں کو تلوار اٹھانے کا حکم دیا ہے پہلا مقصد یہ تھا کہ خود اپنی قوت کو مٹنے سے محفوظ رکھو۔ اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس محفوظ شدہ طاقت کو تمام دنیا سے فتنہ و فساد کے مٹانے اور مفسدوں سے فساد کی قوت چھین کر انہیں نیکی کا تابع بنانے میں استعمال کرو۔"

ان حسین لفظوں کے پردہ میں وہی گھناؤنی تعلیم دی گئی ہے۔ جو تعلیم آیت السیف سے لا اکراہ فی الدین ایسی آیات کو منسوخ کرنے والوں نے دی۔ اگر فسادی مسلمان یہ کہیں کہ ہم ہندوؤں کو اس لئے قتل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے دس کروڑ اچھوتوں کو مدت سے غلام بنا رکھا ہے اور اب وہ ایسی حکومت کھڑی کرنا چاہتے ہیں۔ جو اچھوتوں اور مسلمانوں اور دیگر اقوام کو بھی اونچی ذات کے ہندوؤں کا غلام بنا دے گی۔" تو ادارہ کوثر مندرجہ بالا الفاظ میں ان کی مذمت کس طرح کر سکتا ہے۔

ادارہ کوثر کے قلم سے ایک سچی بات بھی نکل گئی ہے۔ اس کو یہاں درج نہ کرنا

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے انصافی ہے۔ فرمایا ہے:۔

"اسلام کی توسیع و اشاعت کی خاطر جو فوجیں نکلتی ہیں .... صرف ان سے لڑنے والی ہوتی ہیں۔ جو ان سے لڑنے میں پہل کرتے ہیں۔"

اگرچہ "اسلام کی توسیع و اشاعت کی خاطر فوجوں کا نکلنا" مودودی صاحب ہی کی خاص تعلیم ہے۔ مگر آخری فقرہ عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ معلوم نہیں یہ فقرہ ادارہ کوثر کے قلم سے کس طرح نکل گیا ہے۔ سچ ہے "سچی بات کبھی نہ کبھی منہ سے نکل ہی جاتی ہے"۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ سچ ہے کہ اسلامی فوجیں صرف ان سے لڑنے والی ہوتی ہیں۔ جو لڑائی میں پہل کرتے ہیں۔ تو مودودی صاحب کا تمام نظریہ جہاد غلط ثابت ہو جائیگا۔ جو آپ نے کھینچ تان کر ان مقدس آیات سے وضع کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے جہاد بالسیف کے حدود مقرر کئے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تلوار اٹھانا مسلمانوں کے لئے صرف اس صورت میں جائز ہے۔ جس صورت میں کہ اسکو تلوار کے زور سے دین سے روکا جائے۔ یا پہلے اس پر حملہ کیا جائے۔ مگر اسلام کی توسیع و اشاعت کی خاطر اسلام نے فوجوں کے خروج کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔

اگر مشرقی بنگال کے واقعات درست ہیں تو ضرور یہ اسی غلط تعلیم کا نتیجہ ہے۔ جو جہاد کے متعلق پہلے بھی علمائے اسلام نے پھیلائی ہے اور اب بھی پھیلا رہے ہیں۔ فتنہ و فساد کو خواہ آپ کتنا ہی نیکی اور تقدس کا رنگ دیں۔ وہ فتنہ و فساد ہی کہلائیگا۔ ان علماء کی مہربانی سے اسلام اور مسلمان کے نام پر ایسا سیاہ دھبہ پڑ گیا ہے کہ اب اس کو دھونا ناممکن ہو گیا ہے۔ کاش!

سوئٹزرلینڈ میں پہلی نماز عید الاضحیہ

زیورچ ۵ نومبر ۱۹۴۶ء مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ آج زیورچ سوئٹزرلینڈ میں پہلی دفعہ عید الاضحیہ کی نماز ادا کی گئی۔

مالی قربانی اور مسلمان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشاد کی روشنی میں

گزشتہ عید الاضحیہ کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قربانی کے متعلق ایک ایسا لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت سبق آموز ہے۔ اگر اب بھی وہ اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو تھوڑے عرصہ میں وہ اپنی منزل مقصود کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم مختصراً اس کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے انسانی قربانی کا عام رواج تھا۔ اکثر مذاہب اپنے معبود کو خوش کرنے کے لئے اپنی اولاد کو بھینٹ چڑھاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ وہ اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے اس خواب کی یہی تعبیر سمجھی۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سے بیٹے کی قربانی طلب کرتا ہے۔ باپ بیٹا دونوں اس امتحان میں کامیاب ثابت ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی نیت کی قدر کی۔ مگر باپ کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے سے روک لیا۔ اس کی جگہ صرف دنبہ کی قربانی کو کافی قرار دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس سے دو باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی قربانی اس رنگ میں کہ انسان کو ذبح کیا جائے۔ آئندہ کے لئے بالکل روک دی۔ ہاں کئی دوسرے رنگوں میں مثلاً جہاد وغیرہ کی صورت میں جو جانی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس کو قائم رکھا۔ دوسری بات جو اس واقعہ سے واضح ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ مالی قربانی بھی جانی قربانی سے درجہ میں کم نہیں ہے۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ جان کو قربان کرنا مال کو قربان کرنے سے زیادہ آسان خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور شعر ہے کہ

گر جاں طلبی مضائقہ نیست
گر زر طلبی سخن دریں است

یعنی چمڑی جائے۔ دمڑی نہ جائے۔

آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی اب یہی حالت ہے۔ دیکھ لیجئے کہ موجودہ فسادات میں ان کی جانیں کتنی سستی بک رہی ہیں۔ ہزاروں ہزار مسلمان بہار اور دوسری جگہوں میں ذبح ہو رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ مال کی قربانی کرنا جانتے۔ تو اتنی جانیں بے فائدہ ضائع نہ ہوتیں۔ اور نہ اتنا مال تباہ ہوتا۔ وہ اتنا روپیہ جمع کر سکتے تھے۔ کہ جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر حملہ ہوتا۔ وہاں وہ فوری امداد پہنچا سکتے۔ ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اور صرف پانچ لاکھ کے قریب احمدی ہوں گے۔ اور احمدی سالانہ پچیس لاکھ کے قریب روپیہ چندے کی صورت میں دیتے ہیں بیرون ہندوستان کو نکال کر کم از کم بیس لاکھ روپیہ سمجھ لیجئے۔ ہر ایک احمدی کے مقابلہ میں دو سو کے قریب مسلمان ہیں۔ اگر اس حساب سے وہ روپیہ جمع کریں۔ تو سال میں چالیس کروڑ روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔ خیر اتنا نہ سہی۔ مگر کم از کم چار کروڑ روپیہ جمع کرنا تو ان کے لئے نہایت آسان ہے۔ ایک لاکھ روپیہ میں چار ہوائی جہاز خریدے جا سکتے ہیں۔ اگر مسلمان تنظیم اور مالی قربانی کرنا جانتے۔ تو ان کے لئے کوئی مشکل نہ تھا۔ وہ اتنے ہوائی جہاز خرید لیتے کہ جہاں بھی مسلمانوں پر مصیبت نازل ہوتی۔ فوراً سینکڑوں ہوائی جہاز ان کی امداد کے لئے وہاں پہنچ جاتے مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ اب جانیں بھی دیتے ہیں۔ اور لاکھوں کروڑوں روپوں کی جائیدادیں بھی ان کی تباہ ہو رہی ہیں۔ اسی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مالی قربانی جانی قربانی سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ مگر احمدی جانی قربانی میں بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ تبلیغ دین کے لئے وہ اپنی جان پر ہزاروں مصیبتیں برداشت کرتے ہیں کابل مصر وغیرہ میں تو کئی ایک احمدی شہید بھی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ہندوستان میں احمدیوں پر ناقابل برداشت مظالم ہوتے ہیں۔ ان کا مقاطعہ کیا جاتا ہے۔ جائیدادوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ عورتیں چھین لی جاتی ہیں۔ جسمانی اذیتیں بھی پہنچائی جاتی ہیں۔ یہ جانی قربانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہے۔ ہمارے مبلغین دس دس بارہ بارہ سال گھر بار خدا کے حوالے کر کے غیر ممالک میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ ان کو جو تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ وہ تو الگ رہیں اس وجہ سے ان کے بال بچوں کو بھی سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ان کی بیویاں سالوں تک جدائی کی سختیاں اٹھاتی ہیں۔ بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم و تربیت کا دوہرا بوجھ ان پر ہوتا ہے۔ لیکن احمدی کہیں باہر سے تو نہیں آئے۔ آخر انہی مسلمانوں میں سے ہی نکل کر اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی موجودہ بےبسی دیکھ کر بہت سخت رنج ہوتا ہے۔ اگر اب بھی وہ اس طرح تنظیم اور مالی قربانی کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو ان کے موجودہ مصائب ٹل سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس

ضلع گورداسپور کی آبادی کے اعداد و شمار

آج کل آبادیوں کے اعداد و شمار کا سوال بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس لئے ضلع گورداسپور کی آبادی کے اعداد و شمار مطابق مردم شماری ۱۹۴۱ء احباب کی اطلاع کیلئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

	مسلمان	ہندو مع اچھوت اقوام	سکھ	ہندوستانی عیسائی و دیگر	میزان
(۱) تحصیل بٹالہ	۲۰۹۲۷۷	۳۳۹۱۰	۱۱۶۴۱۳	۲۰۷۵۳	
	(۵۵ فی صدی)	(۸¾ فی صدی)	(۳۰½ فی صدی)	(۵½ فی صدی)	۳۸۰۰۵۳
(۲) تحصیل گورداسپور	۱۷۱۴۹۰	۵۷۳۰۳	۷۶۶۹۵	۲۳۳۲۳	
	(۵۲¼ فی صدی)	(۱۷½ فی صدی)	(۲۳¼ فی صدی)	(۷ فی صدی)	۳۲۸۸۱۱
(۳) تحصیل پٹھانکوٹ	۵۹۵۴۸	۸۳۳۳۳	۷۵۸۰	۲۶۷۳	
	(۳۹ فی صدی)	(۵۴½ فی صدی)	(۵ فی صدی)	(۱¾ فی صدی)	۱۵۳۱۳۴
(۴) تحصیل شکرگڑھ	۱۴۹۶۰۰	۱۱۶۵۵۳	۱۰۵۷۳	۴۷۷۹	۲۸۱۵۰۵
	(۵۳¼ فی صدی)	(۴۱½ فی صدی)	(۳¾ فی صدی)	(۱¾ فی صدی)	
سارا ضلع	۵۸۹۵۲۳	۲۹۰۷۹۹	۲۱۱۲۶۱	۵۱۸۲۸	۱۱۴۳۵۱۱
	(۵۱½ فی صدی)	(۲۵½ فی صدی)	(۱۸½ فی صدی)	(۴½ فی صدی)	

نوٹ:۔ فی صدی نکالنے میں معمولی فرق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ نیز یہ بات بھی قابل نوٹ ہے۔ کہ گو تحصیل بٹالہ میں بحیثیت مجموعی مسلمان سکھوں سے زیادہ ہیں۔ مگر قادیان کے ماحول میں سکھ آبادی کچھ زیادہ نظر

1015

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی
مجلس علم و عرفان

قادیان ۲۸ اکتوبر۔ آج بعد نماز مغرب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم ارشادات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

بقیہ مجلس عرفان مورخہ ۲۶ ؍ اخاء

کیا عقیقہ میں گائے جائز ہے

اذان کے بعد اس استفسار کے جواب میں کہ کیا عقیقہ میں گائے جائز ہے حضور نے فرمایا۔ اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیا بکرا مل نہیں سکتا۔ کئی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو دینی ذات میں رواج اور سنت کا رنگ رکھتی ہیں۔ مثلاً عقیقہ ہی ہے اس میں لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک قربانی رکھی گئی ہے۔ اس میں اس لحاظ سے کہ بکرے ذبح کئے جائیں کوئی خاص حکمت تو نظر نہیں آتی۔ کیونکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی اس مال سے غرباء کو کپڑے دے یا نقد روپے ہی دیدے۔ مگر شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ ایک رسم کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور شریعت ایسی رسموں کو برقرار رکھتی ہے۔ اس لئے اسی پہ تعامل چاہیئے۔

بعض چیزیں بے شک قشر ہوتی ہیں۔ لیکن قشر کے بغیر اصل چیز قائم نہیں رہتی۔ جس طرح روح کے لئے جسم ضروری ہے اسی طرح عبادت اور تقویٰ کے لئے بھی اس طرح کی ظاہری قیود ضروری ہیں۔ جب ان کے بجا لانے میں کوئی مجبوری نہیں۔ تو خواہ مخواہ حکم کو بگاڑنے کی کیا وجہ ہے؟ اور اگر کوئی مجبوری ہو بھی تو اس سے تو بہتر ہے کہ عقیقہ کیا ہی نہ جائے کوئی فرض تو نہیں بسا اوقات کسی حکم کو بگاڑ کر کرنے سے نہ کرنا ثواب کا موجب ہوتا ہے پس حتی الامکان حکم کی شکل کو تبدیل نہ کرنا چاہیئے۔

پھٹے ہوئے قرآن کریم

اس استفسار کے جواب میں کہ مساجد میں قرآن کریم ننگے اور خستہ حالت میں پڑے رہتے ہیں اس کا کوئی انتظام ہونا چاہیئے۔ حضور نے سائل کو مخاطب کر کے فرمایا ہر ایک کیلئے اللہ تعالےٰ نے کوئی کام نکالا ہوتا ہے۔ بہتر ہوتا کہ آپ ہی اس کام کو سنبھال لیتے اور مجھے کہنے کی نوبت نہ آتی۔ قرآن شریف اگر پھٹ جائے تو اسے جلا دینا چاہیئے تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو۔ پھٹنے کی بڑی وجہ تو یہی ہے کہ اس کو زیادہ پڑھا جاتا ہے۔ جس قرآن مجید کو کبھی پڑھا ہی نہ گیا ہو وہ کبھی نہیں پھٹے گا۔

۲۸ ؍ ماہ اخاء

موسمی تغیرات کے اثرات انسانی جسم پر اور ایک روحانی مسئلہ

دو تین سال سے برابر مجھے دردوں کا دورہ ہوتا ہے۔ اور جب موسم تبدیل ہوتا ہے یہ تکلیف عود کر آتی ہے۔ اب بھی آٹھ دس روز سے یہ تکلیف شروع ہے۔ کل تو کمر میں شدید درد تھا مگر آج خدا تعالےٰ کے فضل سے قدرے آرام ہے یہ حالت بالعموم لگتی رہتی ہے۔ کبھی درد زیادہ ہو جاتا ہے کبھی کم۔ کلی طور پر آرام نہیں ہوتا۔ دراصل موسموں کے تغیر کے وقت ایسا ہوا کرتا ہے۔ یعنی جب موسم گرمی سے سردی کی طرف یا سردی سے گرمی کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو اس وقت بیماریوں کو حملہ کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ جب عرصے تک گرمی رہتی ہے تو جسم اس کا اثر قبول کر کے اپنے آپ کو اس کے مطابق ڈھال چکا ہوتا ہے چونکہ آجکل کا موسم عجیب ہوتا ہے دن کو گرمی اور رات کو سردی پڑتی ہے جسم گرمی کا اثر قبول کر کے اس کے مطابق ڈھلنا شروع ہوتا ہے تو سردی شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب اس کے اثر کو قبول کرنے لگتا ہے تو پھر گرمی آجاتی ہے۔ اس تذبذب کی حالت میں بیماریوں کو حملے کا موقع مل جاتا ہے اس سے ہمیں ایک روحانی مسئلہ بھی معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جب نیکی سے بدی کی طرف یا بدی سے نیکی کی طرف زمانہ تبدیل ہو رہا ہوتا ہے تو اس وقت شیطان کو حملہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور نتیجۃً نہایت شنیع افعال کا ارتکاب دنیا میں ہونے لگتا ہے جس کی مثال اس وقت نہیں مل سکتی۔ جبکہ کامل طور پر بدی کا دور دورہ ہو۔ اس زمانہ میں دیکھ لو۔ اسلام کی شکل کتنی بدل چکی ہے آج اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دوبارہ دنیا میں آجائیں تو دیکھ کر حیران رہ جائیں کہ کیا یہ مسلمان ہیں؟ جن میں اسلام کی کوئی علامت ہی نہیں پائی جاتی۔ اور تو اور ہماری جماعت کو بھی مشکل سے پہچان سکیں۔ البتہ چندوں کے متعلق امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ ان سے پہچان لیں۔ کیونکہ ان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت بہت بڑھی ہوئی ہے۔

مگر باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے قبل مسلمانوں پر تباہی اور تنزل اور انحطاط غالب آچکا تھا۔ ان سے اس قسم کے افعال شنیعہ سرزد نہیں ہوئے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمانوں سے ہوئے تھے۔ حالانکہ اس وقت اسلام کا نور بہت حد تک باقی تھا۔ مگر اسی نور ایمان کی موجودگی میں شیعہ خارجی اور دوسرے گمراہ فرقے پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن سبا کا فتنہ بھی اسی وقت پیدا ہوا۔ اور مسلمانوں میں انتہائی مشرکانہ عقائد بھی اسی زمانہ کی پیداوار ہیں۔ یہی فتنے حضرت عثمان رضؓ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر کی شہادت کا باعث ہوئے۔ حضرت عائشہ رضؓ کو قتل کرنے کے ارادے بھی اسی وقت کئے گئے۔ ازواج مطہرات کی بے حرمتی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی۔ خوارج کے عبرتناک مظالم بھی اسی زمانہ کی یادگار ہیں۔ باوجودیکہ وہ بظاہر اتنے عبادت گزار تھے۔ اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ اور سارا سارا دن قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے۔ مگر انسانی خون کی کوئی عزت اور اسلام کی کوئی قدر و منزلت ان کے دلوں میں نہ پائی جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ زمانہ تبدیل ہو رہا تھا یعنی نیکی سے بدی کی طرف جا رہا تھا۔ اور طاغوتی طاقتیں زور پکڑ گئی تھیں

موجودہ زمانہ کا بھی یہی حال ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں علماء سوء نے اس قدر شنیع حرکات کا ارتکاب کیا ہے۔ کہ ان کی مثال تاریک سے تاریک زمانہ اسلام میں نہیں مل سکتی۔ الغرض جب بھی انبیاء آتے ہیں یا جاتے ہیں۔ تو جہاں رحمانی طاقتیں اپنا زور دکھاتی ہیں۔ وہاں طاغوتی طاقتیں بھی اپنے فروغ کو پہنچ جاتی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانے کے معاً بعد جس قسم کے غلط عقائد اور بداعمالیوں کا مظاہرہ اس وقت کے لوگوں نے کیا۔ اور جس قسم کے الزامات انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے۔ ان کے دسویں حصہ کا بھی موجودہ عیسائی جرأت نہیں کر سکتے۔ ایسے وقت میں نیکی بھی زوروں پر ہوتی ہے۔ اور بدی بھی۔ اگر ایک طرف دین کو خراب کرنے والے لوگ اپنی تخریبی کارروائیاں شروع کر دیتے ہیں تو دوسری طرف دین کے لئے انتہائی قربانیاں کرنے والے وجود بھی اپنی سرگرمیاں شروع کر دیتے ہیں۔ اس زمانہ میں جہاں خوارج اور شیعہ جیسے ننگ اسلام گروہ موجود تھے۔ تو وہاں ثقفیان قوی جیسے مخلص اور برگزیدہ ہستیاں بھی موجود تھیں آج ہمارے زمانہ میں اگر ایک طرف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب موجود ہیں۔ تو دوسری طرف سید عبداللطیف صاحب شہید کی مثال بھی موجود ہے۔ اور ان مجاہدین کا نمونہ بھی موجود ہے۔ جو بلاد غیر میں بے یارو مددگار فریضہ تبلیغ بجا لا رہے ہیں۔ اور دنیا کے آلام و مصائب کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

پس زمانہ کے تغیرات کے وقت ضرور بیداری پیدا ہوتی ہے۔ خبث بھی انتہاء کو اور نیکی بھی انتہاء کو پہونچ جاتی ہے اور ایسے کھلے تضاد کی مثال کسی اور زمانہ میں نظر نہیں آتی۔ آج ہمارے زمانہ میں بھی جہاں ایک طرف طاغوتی طاقتیں انتہائی شنیع افعال کا ارتکاب کر رہی ہیں۔ وہاں احمدیت کے شیدائیوں کے لئے جائے غیرت اور رشک ہے۔ کہ وہ بھی ان کے مقابل میں نہایت شاندار مثالیں قائم کریں۔

منیر احمد عیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغین کی آمد پر دعوتیں

فرمایا ہر چیز اپنے وقت کے لحاظ سے اچھی یا بری ہوتی رہتی ہے۔ ایک ہی چیز ہوتی ہے۔ ایک وقت میں وہ نیکی ہوتی ہے۔ اور دوسرے وقت میں وہ بدی ہو جاتی ہے۔ اور تو اور نماز ہی کو لے لو۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ تین اوقات میں یعنی سورج کے طلوع ہونے سورج کے سر پر ہونے اور سورج کے غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنا شیطان کا کام ہے۔ زرتشتی طلوع آفتاب کے وقت اسکی پوجا کرتے ہیں۔ اور ہندو زیادہ تر غروب آفتاب کے وقت اور بعض دوپہر کو سورج کی پوجا کرتے تھے۔ پس ان اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی۔ درحقیقت اس لئے بھی یہ وقفہ ڈال دیا گیا۔ تاکہ کوئی شخص حماقت سے یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ ہر وقت نماز پڑھتے رہنا ثواب کا موجب ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں تو دین کے سب کام رک جائیں گے۔ نہ دین سیکھنے والے رہیں گے۔ نہ دین سکھانے والے بس دن رات نمازوں میں مصروف ہوں گے۔ پھر صدقہ وخیرات کتنی اچھی چیز ہے۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ جو سارا مال لوٹا دیتے ہیں۔ وہ اخوان الشیاطین ہیں۔ پھر روزے کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ عید کے دن روزہ رکھنے والا شیطان ہے۔ غرض ہر چیز اپنے موقع اور محل پر ہی اچھی لگتی ہے۔ اگر بے موقع ہو۔ تو وہ ایک نقص بن جاتا ہے۔ ایک عرصہ سے میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بیرونی ممالک سے مبلغین کے آنے پر جو دعوتیں کی جاتی ہیں۔ وہ حد سے تجاوز کر رہی ہیں۔ مثلاً آج کل شمس صاحب آئے ہوئے ہیں۔ ان کو آئے ہوئے پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ لیکن دعوتوں کا سلسلہ ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ کئی ضروری دینی کاموں میں حرج واقعہ ہو رہا ہے گو دعوتوں کا یہ سلسلہ ایک ضروری چیز ہے۔ اگر اسے دبا دیا جائے۔ تو قومی روح مر جاتی ہے۔ اور دین کے لئے قربانی کا احساس جاتا رہتا ہے۔ لیکن اگر اس کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے۔ تو یہی چیز ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے کہا تھا۔ اور اب پھر میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس دفعہ کے لئے تو نہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے مبلغین کے اعزاز میں جماعتی پارٹیاں وکیل التبشیر کے محکمہ کی منظوری سے ہوا کریں۔ اور اس کی صورت یوں ہوا کرے۔ کہ ایک دعوت قادیان کے تعلیمی اداروں کی طرف سے ہو۔ ایک دعوت واقفین یا ادارہ تحریک کی طرف سے ہو جائے۔ اور ایک بہ حیثیت مجموعی قادیان کی طرف سے۔ اگر محلہ والے بھی کرنا چاہیں۔ تو وہ مرکزی کارکنوں کو تحریک کر دیں۔ از خود دعوت کا اہتمام نہ کریں۔ عجیب بات ہے کہ آج کل محلوں والے تو دعوتیں کر رہے ہیں لیکن مرکزی عملہ کی طرف سے کوئی تحریک اس کی نہیں ہوتی۔ گویا انہیں کوئی احساس ہی نہیں ہے پرائیویٹ طور پر مبلغین کی دعوتوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ لیکن جماعتی پارٹیاں صرف تین تک محدود ہو جانی چاہئیں۔ ان کے علاوہ کسی اور پارٹی میں خلفاء یا ناظروں کو بلانا نامناسب سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ان کے ضروری کاموں میں حرج ہوتا ہے ہمیں اپنے کاموں کو عقل کے ماتحت اور آئندہ ہونے والی ترقیات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کسی زمانہ میں دس بارہ سال کے بعد کہیں ایک مبلغ باہر سے آیا کرتا تھا۔ اس وقت یہ پارٹیاں اچھی لگتی تھیں۔ لیکن اب تو خدا کے فضل سے ہمارے سینکڑوں مبلغ باہر جا چکے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ نے ہزاروں جائیں گے۔ جب ہزاروں جائیں گے۔ تو ہزاروں واپس بھی آتے رہا کریں گے۔ اس

۳۱ ماہ اخاء

رسول اکرم کے بعض ضروری ارشادات

فرمایا میں اس وقت احباب کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ بعض احکام بظاہر چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو ان کو ترک کرنا قومی کیرکٹر میں بہت بڑا نقص پیدا کر دیتا ہے۔ اسلامی خصوصیات میں سے ایک اہم چیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ہر بات اور کام میں دائیں طرف کو ترجیح دی جائے۔ ویسے تو اگر جانوروں میں بھی دیکھیں۔ تو وہ بھی زیادہ تر کام دائیں طرف سے کرتے ہیں۔ لیکن وہ عادتاً ایسا کرتے ہیں۔ اسی طرح عوام الناس کو لے لو۔ تو ان میں بھی کثرت دائیں کو استعمال کرنے والوں کی ملیگی اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فطرت نے دائیں کو اعلیٰ کاموں کے لئے اور بائیں کو ادنیٰ کاموں کے لئے پیدا کیا ہے تو عام طور پر ایسا عادتاً کرتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم التزام کے ساتھ ہر کام اور ہر حرکت میں دائیں کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ مجھے افسوس ہے کہ اسلام کی دیگر خصوصیات کی طرح اس خصوصیت کو بھی اس زمانہ میں لوگ عام طور پر نظرانداز کر دیتے ہیں۔ خود احمدی بھی دائیں کا اتنا خیال نہیں رکھتے۔ میں دعوتوں میں دیکھتا ہوں۔ کہ کھانا رکھنے میں دائیں طرف کا کوئی احترام نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ ہر مومن کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ کا بہت زیادہ احترام ہونا چاہیئے۔ یاد رکھو جو شخص چھوٹی چھوٹی باتوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ بڑی بڑی باتوں میں بھی آپ کی اتباع نہیں کر سکتا۔

حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سات باتوں کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان میں سے پہلی یہ تھی۔ کہ

(۱) مریض کی عیادت کرنی چاہیئے۔ مریض کی عیادت اپنے اندر بہت بڑی فوائد رکھتی ہے۔ اول تو جب عیادت کے لئے جائیں۔ تو گھر والوں کو تیمارداری سے کچھ وقت کے لئے فرصت مل جاتی ہے۔ اور دیگر کاموں کے لئے انہیں فراغت میسر آ جاتی ہے۔ دوسرے بعض اوقات گھر والے مرض کی اصلیت اور اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ یا علاج میں مختلف وقتیں ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں باہر سے عیادت کے لئے جانے والوں کے مشورہ سے علاج معالجہ میں بہت مدد مل جاتی ہے۔ انہیں مریض کی مشکلات کا علم ہو جاتا ہے۔ اور وہ بروقت اسکی مدد کر سکتے ہیں۔ پھر عیادت پر جانے سے مریض کا دل بہل جاتا ہے۔ جب لوگ اسکو تسلی دیتے ہیں۔ تو اس کے اندر مرض کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح بیماری کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ انسان کی بہت سی ذمہ داریاں ادا ہو جاتی ہیں۔

(۲) دوسری بات جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خصوصیت سے توجہ دلایا کرتے تھے وہ جنازوں کے ساتھ جانا ہے۔ قادیان میں خاص طور پر یہ شکایت ہوتی ہے۔ کہ باہر سے جنازے آتے ہیں اور یہاں کے بہت کم لوگ جنازوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ہر شخص یہ خیال کر لیتا ہے کہ اگر میں نہ گیا تو کیا حرج ہے۔ یہ ایک بڑی خطرناک بات ہے بلکہ یہ شقاوت قلبی پر دلالت کرتی ہے۔ ہر شخص کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر اس کے ساتھ یہی سلوک ہو۔ تو کیا وہ اسے پسند کرے گا۔ مجبوری کی بات اور ہے۔ لیکن عام حالات میں کوئی شخص اپنے لئے اسے پسند نہیں کر سکتا۔ یہاں چونکہ باہر سے جنازے آتے رہتے ہیں۔ اس لئے لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہر جنازے کے ساتھ بھلا کون جائے۔ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی بتایا تھا۔ لیکن لوگ بھول جاتے ہیں۔ اب میں پھر بتا دیتا ہوں۔ کہ آسان صورت یہ مقرر کی جا سکتی ہے۔ کہ جنازوں میں شمولیت کے لئے باری باری محلوں کی ڈیوٹیاں لگا دی جائیں۔ بڑے محلوں کے حصے بھی مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ جب کوئی جنازہ آئے۔ تو جس محلہ کی ڈیوٹی ہو۔ اسے اطلاع کر دی جائے۔ محلہ کے سب لوگ آ جائیں۔ اس تجویز پر بڑی آسانی سے عمل کیا جا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص نماز جنازہ میں شریک ہو۔ اسے احد پہاڑ کے برابر ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اور جو میت کے دفن ہونے تک ساتھ رہے گا۔ اسے احد پہاڑ کے برابر دو قیراط ثواب ملے گا۔ احد ایک پہاڑ ہے۔ اور قیراط ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے ادنیٰ ثواب بھی احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں۔ تو اعلیٰ ثواب کی عظمت کا خود اندازہ لگا لو۔ کہ کتنا بڑا ہوگا۔

(۳) تیسری چیز جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمائی یہ ہے کہ چھینک آنے پر الحمد للہ کہا جائے۔ اور جو چھینک سنے وہ کہے یرحمکم اللہ اس پر پہلا شخص کہے یہدیکم اللہ اس حکم کی طرف بھی توجہ آج کل بہت کم ہے۔ حالانکہ اس میں بڑی حکمتیں مخفی ہیں۔ درحقیقت چھینک سے دماغ کی

طرف سے رطوبت باہر کی طرف آجاتی ہے جس سے کسل دور ہو جاتا ہے اور بیداری اور ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اس لئے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بالمقابل چھینک سننے والا کہتا ہے کہ تم نے الحمد للہ کہہ کر فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اور تمہارے نیک مقاصد کو پورا کرے۔ اس پر جسے چھینک آئی ہے وہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہیں بھی ہدایت دے۔ اور اپنے مقصد کو صحیح طور پر پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

انسان دنیاوی کاموں میں مصروف ہو کر بسا اوقات ذکر الٰہی کو بھول جاتا ہے اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کام کے ساتھ ذکر الٰہی کا حکم دیدیا۔ گویا جس طرح پرانے زمانے میں کوئی اہم بھولی ہوئی بات یاد کرانے کے لئے کپڑے کو گرہ دیدیا کرتے تھے۔ اس طرح اسلام نے ہر کام کے ساتھ ذکر الٰہی کی گرہ لگا دی۔ کھانے وقت پینے وقت سوتے وقت۔ اٹھتے وقت کپڑا پہنتے وقت غرض ہر کام کے ساتھ ذکر الٰہی کرنے کا حکم دیدیا۔ تاکہ انسان کو ہر حالت میں اصل مقصد حیات یعنی ذکر الٰہی یاد رہے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ اتنا عظیم الشان احسان ہم پر ہے جس کی کوئی حد ہی نہیں۔

خاکسار خورشید احمد

مشرقی افریقہ میں ملازمت کا بہترین موقعہ

مشرقی افریقہ میں چند سکول ماسٹروں کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت بی۔ اے بی۔ ٹی ہونی چاہئیے۔ تنخواہ ۴۰۰/- شلنگ ماہوار ملے گی Permit کا انتظام محکمہ متعلقہ کی طرف سے ہوگا۔

اسی طرح مشرقی افریقہ میں ایک کارخانہ میں ٹرنڈ Moulders فرڈ اور لوہار کی ضرورت ہے صحت اچھی اور عمر چالیس سال سے کم ہونی چاہیئے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۳۰۰/- شلنگ ماہوار سے ۵۰۰/- شلنگ ماہوار ہوگی۔ ناظر امور خارجہ قادیان

بلند نصب العین اور احساس فرض کی چٹانوں سے آواز

جناب ثاقب زیروی نئی دہلی

یہ خط جو ثاقب صاحب نے اپنے والد بزرگوار کو تحریر کیا ہے۔ افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے

والد بزرگوارم! السلام علیکم!

آپ نے مجھے احمدیت سے توبہ کرنے اور اس کے ایک جھوٹی تحریک ہونے کا اعلان کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور دوسری صورت میں آپ مجھے اپنے سے اور گھر بار سے قطع تعلق کر دیں گے۔

آپ خود ہی سوچیں کہ کیا یہ میری ایک بہت بڑی بددیانتی نہیں ہوگی۔ اگر میں اس تحریک کو جھوٹا کہوں جسے میری عقل سلیم نے مکمل فکر و تحقیق کے بعد کائنات کی ایک عظیم غیر فانی اور ٹھوس صداقت پایا ہے مجھے میرا مقصد دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ عزیز ہے۔ میری باقی ماندہ طاقتیں حصول علم۔ علمی تحقیق اور خدمت اسلام کے لئے ہیں۔ مجھے دنیوی چیزوں سے محبت نہیں۔ مجھے اچھے کپڑے پہننے سے محبت نہیں۔ مجھے کھیل کود اور آرام و آسائش سے محبت نہیں مجھے تفریحوں جھمیلوں اور گھریلو زندگی کی نعمتوں سے محبت نہیں۔ مجھے جائداد بنانے اور دولت جمع کرنے سے محبت نہیں مجھے بے معنی اور تباہ کن رسم و رواج اور شان و شوکت کو برقرار رکھ کر برادری میں جھوٹی عزت حاصل کرنے سے محبت نہیں۔

میں ان تنگ فضاؤں سے بہت اونچا پرواز کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی زندگی میں غیر فانی عزت و شہرت کے ہنگامے ابھرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے بلند اور درخشاں فضاؤں سے پستی اور تاریکی سے معمور فضاؤں میں کھینچ لانے کی کوشش نہ کیجئے۔ مجھے زندگی کے ایک بعید۔ پر عزم سفر پر جانے سے نہ روکئے۔ میں بلند نصب العین اور احساس فرض کی چٹانوں پر کھڑا ہوں۔ آپ کی وقتی عزت و شوکت کے ہنگاموں کی طرف بلانے والی آوازیں مجھ تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اور نہ ہی میری رجعتی آواز آپ تک پہنچ سکتی ہے۔ میں اپنے امام کی قافلہ سالاری میں ایک مقدس جنگ لڑنے جا رہا ہوں جنگ افکار۔ شرق و مغرب کے افکار پر قرآنی افکار کو مسلط کرنے کے لئے۔

آپ کے خیال میں میں آپ کا ایک نالائق بیٹا ہوں۔ کیونکہ میں نے موجودہ مسلمانوں میں پھیلی ہوئی معاشرتی سیاسی مذہبی اور فکری تباہ حالوں کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ میں نے مذہبی تحقیق سے کام لیتے ہوئے موجودہ علماء کے دین اسلام کے متعلق پیش کئے ہوئے افکار کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ میں نے دین کو مقدم رکھتے ہوئے آپ کے احکام پر عمل نہیں کیا۔ اور تعمیر دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ لیا ہے۔

کیا یہ ایک غور طلب اور لرزہ خیز حقیقت نہیں ہے کہ جب مجھے اسلام سے عملی تعلق نہیں تھا۔ جب میں خلاف اسلام رسم و رواج اور رجحانات کی اطاعت کرتا تھا۔ جب میں نے کبھی خدا اور رسول کے احکام کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ جب میں سمجھتا تھا کہ میں صرف ادب کے لئے پیدا ہوا ہوں۔ مجھے مذہبی جھمیلوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جب میں اخلاقی اور فکری گناہوں میں مبتلا تھا تو آپ مجھے اپنا لائق بیٹا کہتے تھے۔ لیکن اب احمدیت یعنی سچا اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تمام خلاف اسلام رسم و رواج اور رجحانات کی اور اخلاقی اور فکری گناہوں کی اطاعت چھوڑ کر خدا اور اس کے رسول کی اطاعت شروع کر دی ہے تو آپ مجھے نالائق اور گمراہ سمجھتے ہیں۔ اور مجھ سے قطع تعلق کر رہے ہیں۔ کیا آپ اس کھلی ہوئی حقیقت پر غور کریں گے؟

آپ مجھے محض اس لئے گمراہ اور قابل نفرت قرار دیتے ہیں کہ میں نے زمینی علماء دین۔ اور مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے افکار کی پیروی چھوڑ کر اس آسمانی ہادیٔ حق کی غلامی کر لی ہے جس کی قوت قدسیہ انسانوں کو حامل قرآن بنا رہی ہے جس نے قرآن حکیم کی اصل تعلیم کو ایک دفعہ پھر دوہرایا۔ اور جس نے تبلیغ حق کے بھولے ہوئے ہنگاموں کو از سر نو زندہ کیا۔ اور یہی تین نشانیاں سرمنی کے آسمانی ہونے کی صداقت کا حتمی ثبوت ہیں۔

کسی جدید عالم کی تقریر مجھے اخلاقی پستی اور فکری گمراہی سے نہ نکال سکی۔ کسی جدید عالم کی تحریر مجھے حامل قرآن نہ بنا سکی۔ اور مجھ میں تبلیغ اسلام کا جنون پیدا نہ کر سکی۔ یہ فقط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ تھی۔ جس نے مجھ میں اس قدر تغیر پیدا کر دیا کہ آج میں اپنے آپ کو ایک نیا انسان پاتا ہوں۔ یہ انہیں کی قوت قدسیہ تھی جس نے یکایک میرے فکر و عمل کے دھاروں کا رخ بدل دیا۔ کیا یہ احمدیت کی صداقت کا غیر معمولی طور پر اظہار و انکشاف نہیں ہے۔ میں آداب فرزندی بجا لاتے ہوئے آپ کو فکر و تحقیق کی دعوت دیتا ہوں۔

۱۵ نومبر کو قادیان میں فوجی بھرتی

۱۵ نومبر کو قادیان میں صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر پڑھے لکھے اور ان پڑھ نوجوانوں کی فوج کے مختلف شعبوں کے لئے بھرتی ہوگی سمندری محکمہ کے لئے بچوں کو بھی بھرتی کیا جائے گا۔ اس طرح مختلف ہنر سیکھنے والوں کی بھی بھرتی ہوگی۔ سویلین کلرک کے لئے جس کی تنخواہ ۵۰/- ۶۸/- ہوگی۔ میٹرک پاس نوجوانوں کو لیا جائیگا۔ تمام ایسے نوجوان جو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں ۱۵ نومبر کو صبح دس بجے قادیان پہنچ جائیں۔ اگر کسی وجہ سے اس پروگرام میں تبدیلی ہوئی تو اسکا اعلان کر دیا جائیگا۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

جماعت احمدیہ ماجرہ ضلع گجرات (پنجاب) کو مبلغ -/۱۵۰۰ روپے تک ضلع گجرات کی جماعتوں سے تعمیر مسجد کے لئے چندہ فراہم کرنے کی مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت منظوری دیگئی ہے۔

(۱) اس چندے کا مرکز کے لازمی چندوں (چندہ عام حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ وکالج) پر اثر نہ پڑے۔

(۲) کسی ایسی جماعت یا فرد سے چندہ وصول نہ کیا جائے جو مرکز کے لازمی چندوں کا بقایا دار ہو۔ امید ہے کہ احباب اس کار خیر میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

وصیت

نوٹ:- وصیت اس لئے شائع کی جاتی ہے تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۷۳۰ منکہ محمد شریف احمد ولد نواب خاں صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن جھیوانوالی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۳۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد شریف احمد۔ S. 609 K 22/4 . A-i-0-C گواہ شد:- (R A K) Ahadam گواہ شد:- عزیز اللہ بقلم خود E. S. C. 504 گواہ شد

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی سب جج صاحب بہادر درجہ اوّل بھیرہ۔ دعوے یا اپیل دیوانی درخواست بر آمدگی نسل

صالحوں محمد ولد رحمت اللہ و کرم دین ولد فضل اقوام ملیار ساکنان موضع ہجگہ

بنام محمد وغیرہ

یا دعوے دخلیابی بذریعہ شفیع

بنام فیروز دین ۶۶ بی ٹی کمپنی آر۔ آئی۔ اے۔ سی۔ چاٹگان لانس نائیک ۷۶۰۲۱۵۰ پلٹون ورکشاپ ۲ بشارت احمد ڈرافٹمین نمبر ۱۱۸۳۰ آئی ایس۔ ایچ۔ ای ۵۱۲ کمانڈ ورکشاپ ۵ پونا ۲ کیمپ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بذا بنام بالا مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر بالا مذکور تاریخ ۲۸/۱۱/۴۶ کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۹ ماہ ۱۰/۴۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت: دستخط حاکم

کارخانہ کشید روغن کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کشید روغن کی کمپنی کے متعلق جو اعلان فرمایا تھا۔ کمپنی کے حصص کی خرید کے وعدے مکمل ہو چکے ہیں۔ اب احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے وعدہ کا تقریباً چوتھا حصہ ادا کرنے کا انتظام رکھیں عنقریب مرکز کی طرف سے اس کا مطالبہ کیا جانے والا ہے۔ اور اس کی ادائیگی وقت پر ہونی ضروری ہے

بہاؤالحق وکیل الصنعت والحرفۃ للتحریک جدید

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بےقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور ا۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بےقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیمار دل کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے صرف علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

تجارتی اشتہار

جملہ کارخانہ داران و تاجران چرم کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جن حضرات کو کچے چمڑے گوکہ ماجھہ کٹاہل۔ سکھری کوالٹی تازہ سودی کے مال خریدنے کی خواہش ہو۔ وہ صاحب براہ مہربانی پتہ ذیل پر خط و کتابت فرماویں۔ انشاءاللہ اپنی طرف سے حسب گنجائش ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی جاوے گی فقط والسلام

حکیم محمد یعقوب
محمد ہاشم احمدی
سوداگران چرم ہتھارو شاہ
ضلع نواب شاہ سندھ

اعلان نکاح

عزیزہ ناصرہ جمیلہ بنت صوبیدار مظفر علی خاں صاحب نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر عزیز سلیم احمد ولد خواجہ عبدالقیوم صاحب بی۔ اے کے ساتھ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے کل بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے

علی محمد بی۔ اے بی۔ ٹی ۳/۱۱/۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے ہمیں ایک قابل تجربہ کار محنتی اور دیانتدار سٹور کیپر کی ضرورت ہے۔ Book Keeping جاننے والے اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ مینیجر پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان۔

1517

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۶ ر اکتوبر:۔ صبح ۶ بجے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ۱۳۱۲ اشخاص کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔

بمبئی ۶ ر اکتوبر:۔ آج دوپہر تک چار اشخاص کو چھرا گھونپنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ جن میں سے ایک وفات پا گیا ہے۔ چار دوکانوں کو لوٹ لیا گیا۔ دو دوکانوں کو آگ لگادی گئی۔ تین مقامات پر سنگباری کی گئی۔ ایک عبادت خانے کو ناپاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ چار مکانات نذر آتش کر دیئے گئے۔

نئی دہلی ۶ ر اکتوبر:۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ سی۔ پی کے وزیر اعظم کا یہ بیان درست نہیں ہے کہ سی۔ پی کے مسلمانوں پر کوئی ظلم نہیں ہوا اس سلسلے میں مجھے مسلمانوں پر ظلم وستم کرنے کی جو اطلاعات ملی ہیں۔ وہ قابل اعتماد ذرائع پر مبنی ہیں۔ اس لئے میں وزیر اعظم کی تردید کو درست تسلیم نہیں کر سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں پر مظالم کی اطلاعات یا تو سی۔ پی کے وزیر اعظم کو ملتی ہی نہیں۔ اور یا پھر وہ اس کی طرف زیادہ توجہ دینا پسند نہیں کرتے۔ اپنے بیان کے آخر میں مسٹر جناح نے مختلف مقامات کی مثالیں پیش کرکے وزیر اعظم کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ فوراً اس سلسلہ میں مناسب کاروائی کریں۔

نئی دہلی ۵ ر نومبر:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے مسٹر جناح کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اس اپیل پر گاندھی جی کے ساتھ دستخط کر دیں۔ جس میں ہندوستانیوں سے اپیل کی جائے گی۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات فی الفور بند کر دیئے جائیں۔

طہران ۵ ر نومبر:۔ حکومت ایران نے ہندوستان کو ۲ ہزار ٹن اناج بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے بیوپاریوں کو برآمد کے لئے لائسنس جاری کر دیئے ہیں۔

عرصہ ایک سال

سے میں جگر کی خرابی کی وجہ سے بہت تکلیف میں تھا۔ قوت ہاضمہ بھی بگڑ چکی تھی۔ آپ کی صندلی گولیاں اور مرکب افسنتین کی گولیاں پندرہ روز کے استعمال سے ہی بہت فرق محسوس کرتا ہوں۔

محمد یونس خان اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ

مرکب افسنتین ایک ماہ کا کورس چار روپے

صندلی گولیاں۔ ایک ماہ کا کورس دو روپے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

ہر مایوس کن مرض کیلئے ہمارے تیر بہدف مجربات طلب کریں۔

تریاق گوش

۱/۱۴ فی تولہ

کان بہنے اور بہرے پن کے لئے اکسیر اور ہر زخم کیلئے مفید

حمیدیہ فارمیسی قادیان

علمی

اس نام کے ۵۰ صفحے کا انگریزی رسالہ انشاء اللہ عیسائی و غیر احمدیوں میں تبلیغ کیلئے بہت ہی مفید ہے۔

نظام نو

۵۰ صفحے کا انگریزی رسالہ۔ قیمت دونوں کی ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ: عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۔/۷ سات روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

ہمدردان لسول (اطہرا کیلئے) دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں جس میں مشک درجہ اول۔ ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزا شامل ہیں قیمت مکمل کورس ۲۰ اور فی تولہ ۱۰

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

مکینیکل ورکشاپس ڈویژن مغلپورہ اور رکالکا اور حیدر آباد (سندھ) کی ملحقہ ورکشاپوں میں شاپ کلرکوں کی مندرجہ ذیل عارضی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے امیدواروں سے مطبوعہ فارموں پر جو ایک روپیہ قیمت پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے اسٹیشنوں سے مل سکتے ہیں ۲۴ ر نومبر ۱۹۴۶ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

فوری موجودہ آسامیاں		ویٹنگ لسٹ	فوری موجودہ آسامیاں		ویٹنگ لسٹ
الف) مسلم	۱۴	۱۵	ج۔ شیڈول اقوام	۱	۱
(ب) سکھ پارسی اینگلو انڈین کرسچین	۲	۲	(د) غیر مخصوص	۳	۷
میزان کل	۱۶	۲۰		۵	۲

تنخواہ ۔/۴۰ روپیہ اور انارڈی سکیل ۴۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ علاوہ مہنگائی اور دیگر الاؤنس جو قواعد کے مطابق مروج ہوں گے۔ ریاستی زخوں یا ریاستہائے خورد کی رعیت کا بھی حق حاصل ہوگا۔ قابلیت:۔ میٹرک یا کیف ڈویژن اگر تاریخ ڈویژن کے حساب سے شائع ہوئے ہوں۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے جونیئر کیمبرج یا کوئی برابر کا امتحان پاس کیا ہو۔ عمر:۔ ۱۸ اور ۲۲ سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کیلئے عمر کی حد ۲۵ سال تک ہے۔ شیڈول اقوام کے لئے عمر کی حد میں ۳ سال کا مزید اضافہ ہو سکے گا۔ سابق ملٹری ملازموں کے لئے عمر ۴۰ سال ہے۔ مکمل تفصیلات کیلئے سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن کو تبہ درج شدہ اور ٹکٹ چسپاں کیے لفافہ بھیجیں

کلکتہ ۶ اکتوبر۔ آج صبح گاندھی جی خاص ٹرین کے ذریعے کلکتہ سے نواکھلی کے علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ بنگال کے وزیر تجارت مسٹر شمس الدین احمد نیز وزیر اعظم اور وزیر مالیات کے پارلیمنٹری سیکرٹری صوبائی حکومت کی طرف سے آپ کے ہمراہ گئے ہیں۔

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک ممبر حکومت ہند نے ایک بیان میں بتایا کہ اگر چوبیس گھنٹے کے اندر اندر صوبہ بہار میں فرقہ وارانہ فساد ختم نہ ہوا۔ تو گاندھی جی مرن برت رکھ لیں گے۔

کلکتہ ۶ اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک خط میں لکھا ہے کہ کلکتہ آکر میں نے اپنی خوراک بہت کم کر لی ہے۔ گو اس کی وجہ صحت کی خرابی تھی۔ لیکن اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اگر صوبہ بہار میں کشت و خون ختم نہ کیا گیا تو میں مرن برت رکھ لوں گا۔ موجودہ ایام میں مرن برت رکھنا میں اپنا مقدس فرض سمجھتا ہوں۔ لیکن میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کسی تشویش یا گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے کسی دوست کو میری مدد کرنے کا ارادہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ میں یہ پسند کروں گا کہ کوئی میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے برت رکھ لے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ ہمارے حق میں برا نکلے گا۔ جب تک خدا کو منظور ہوا میں زندہ رہوں گا اور بدستور سب کی خدمت کرنے میں مصروف رہوں گا۔ اور جب خدا کے نزدیک میری موت کا وقت آ جائے گا تو کوئی مجھے بچا نہ سکے گا۔

گاندھی جی نے اپنے خط میں بہار کے ہندوؤں سے خاص طور پر اپیل کی ہے کہ وہ فوراً کشت و خون بند کر دیں اور اپنے مسلمان بھائیوں پر ظلم نہ کریں کیونکہ وہ مسلمانوں پر جتنا ظلم کریں گے۔ اتنا ہی وہ ہندوستان کو نیچا گرانے کی کوشش کریں گے

کلکتہ ۶ اکتوبر۔ آج شہر میں امن رہا۔ کسی واردات کی اطلاع نہیں ملی۔

گورکھپور ۶ اکتوبر۔ گورکھپور سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے دو اشخاص مارے گئے اور آٹھ مجروح ہوئے۔ پولیس کو بیس گولیاں چلانا پڑیں۔ اب حالات پر قابو پا لیا گیا ہے

پٹنہ ۶ اکتوبر۔ عبوری حکومت کے مسلم لیگی رکن سردار عبدالرب نشتر آج بذریعہ طیارہ پٹنہ سے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

پٹنہ ۶ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر پنڈت جواہر لال نہرو بذریعہ طیارہ گیا روانہ ہو گئے۔ آج صبح آپ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں بہت سے پیچیدہ ملکی اور بین الاقوامی معاملات کو سلجھانا ہے۔ مجھے بہار کے عوام سے یہ کہتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے کہ وہ تہذیب کے ابتدائی اصولوں پر عمل کریں اور بدامنی نہ پھیلائیں۔ بدامنی کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ آپ کو ہر قیمت پر غنڈہ گردی کو فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ اس جلسہ میں ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بھی تقریر کی۔ اور لوگوں کو پرامن رہنے کی ہدایت کی۔

رانچی ۶ اکتوبر۔ گورنر بہار رانچی سے پٹنہ روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ موجودہ فرقہ وارانہ فساد کے سلسلے میں پنڈت نہرو۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اور صوبے کے وزرا سے ملاقات کریں گے۔

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر خان افتخار حسین آف ممدوٹ اور میاں ممتاز دولتانہ آج لاہور سے دہلی پہنچے۔ دونوں اصحاب نے دیر تک مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے بذریعہ تار انہیں دہلی بلایا تھا۔

انصار سلطان القلم

(۱) شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام انصار سلطان القلم کے تیسرے مقابلہ کے لئے "قوموں کی زندگی اسلام میں ہے" مضمون مقرر کیا گیا ہے۔ مضمون کم از کم ۱۲ فلسکیپ صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اور مضمون دفتر میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ نبوت ۱۳۲۵ ہش ہے اول۔ دوم اور سوم رہنے والوں کو انعامات دئیے جائیں گے

(۲) "تبلیغ ہدایت" قسط سوم صفحہ ۱۱م ۲ تا آخر کا امتحان یکم فتح ۱۳۲۵ ہش کو ہوگا۔ قائدین و زعماء زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شامل ہونے کی تلقین کریں۔ اور امیدواروں کے اسماء سے جلد مطلع فرمائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعاء

مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ پلیڈر سیالکوٹ شہر کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہو رہی ہے وہ تمام بزرگان سلسلہ خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب قریشی محمد عبداللہ صاحب
ڈی۔ آئی۔ ایم ایس (علیگ) کا مکتوب

تریاق اٹھرا میں خود اپنے مریضوں پر استعمال کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ اس مفید ترین دوا کو مفید پایا ہے اس دوا کے نتائج اس قدر اعلیٰ ہیں کہ بعض گھرانوں میں یہ ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر عورت دوران حمل میں تریاق اٹھرا کا استعمال ضرور کرے

محمد عبداللہ قریشی ڈی۔ آئی۔ ایم ایس

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نور الدین قادیان